رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں بھی اک نورانی چہرے کے پرستار ونمیں ہوں

اتکفر خلفاء النبی تجاسرا
وان کنت قد ساءتک امر خلافۃ
فیا ذلہ قد وقع ما کان واقعا
وما استخلف اللّٰہ العلیم کذا اھل
وقضیت امر خلافۃ موعودۃ

اتلعن من ھو مثل بدر منور
فحارب ملیکا اجتباھم کمشتر
فلا تبک بعد ظھور قدر مقدر
وما کان رب الکائنات کمھتر
وفی ذالک آیات لقلب مفکر

مسیح موعود

الفضل

مقامی قادیان ضلع گورداسپور

ایڈیٹر صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط وکتابت بنیجر الفضل

قادیان ضلع گورداسپور

کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے

(۸ روپے)

جلد ۲ | مورخہ ۷ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۳۲ھ | نمبر ۹

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت خلیفۃ ثانی بخیر وعافیت ہیں (ب) میاں شریف احمد صاحب اور انکے بچے ظفر احمد کی طبیعت بہت علیل ہے احباب دُعا فرمائیں +

(۲) کثرت بارش وسیلاب کی وجہ سے قادیان جزیرہ بنگیا ہے دار العلوم اور مقبرہ میں جانے کا رستہ بند ہے۔ اور پہلے قبل از وقت بند بنانے کیلئے عرض کر دیا تھا۔ دار العلوم کیطرف تو قادیان کے شمالی حصہ کے تمام باشندوں کے مفاد میں اس لئے ایک عام چندہ سے عارضی بند از قسم پل تیار ہو جانا چاہیئے۔ بیرونجات سے خبریں آئی ہیں کہ بیاس کے کنارے کے بیس بائیس گاؤں کو سخت نقصان پہنچا ہے اور مویشی اور غلہ وغیرہ بہ گیا ہے۔ دو تین لاشیں بھی بہتی گئیں۔ کوٹھے بھی گر گئے غرض بہت نقصان ہوا ہے

حافظ روشن علی صاحب واپس دار الامان آ گئے ہیں۔ میر قاسم علی صاحب اور بہت سے مہمان ۱۸ کے قریب باہر سے آئے +

ممالک غیر کے تار

گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ جہاز کماگاٹا مارو کے مسافروں کی نسبت تا وقتیکہ امتحانی مقدمہ کا فیصلہ نہو۔ کوئی کارروائی نہ کریگی +

عورتوں کی انجمن آزادی نے ملک معظم کو چٹھی لکھکر شکایت کی ہے۔ کہ سال نو سالگرہ کی فہرست اعزازات میں کسی عورت کا نام موجود نہیں +

ملکہ البانیہ معہ بچوں کے شاہ رومانیا کے مدعو کرنے پر بکارسٹ جا رہی ہے +

انڈیا کونسل بل آف لارڈز میں ۷ جولائی کو بحث ہوگی +

یونان نے امریکہ سے جو دو جنگی جہازات مسیسپی اور ایڈاہو خریدے ہیں انکی قیمت ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر ادا کرے گا +

قحط کے متعلق عطائے تقاوی کے لئے گورنمنٹ ہند نے ساٹھ لاکھ روپیہ بطور تقاوی منظور کیا ہے +

دریائے تاپٹی میں کشتی اُلٹ گئی۔ ۱۶ آدمیوں میں سے صرف پانچ آدمی زندہ رہے۔ عورتوں کا زیور ملا کر دس ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا +

گورنمنٹ بمبئی نے اپنے صوبہ کی خفیہ پولس پر ایک کمیشن مقرر کیا ہے۔ سشن جج نے خفیہ پولس کی کارروائی پر سخت نکتہ چینی کی تھی +

ہلاکت نواب دیر کا چھوٹا بھائی گل جان جندول میں مار ڈالا گیا +

ایکے ترکی عربستان میں خرما کی فصل افراط سے ہوگی +

بنگال کے زنانہ مدارس کی تعداد ۳۶۳ ۲ تک پہنچ گئی۔ اور ہر قسم کے مدارس میں زنانہ طلبا کی تعداد ۲۲۲۷۴۹ تھی +

پیدل مسافروں کے لئے دریائے راوی پر چنباہ سے نیا پل تعمیر ہو رہا ہے + ریلوے بورڈ نے سیالکوٹ

(باہتمام منشی غلام رسول مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر وپرنٹر وپبلشر کے لئے شائع ہوا)

الاخبار و الآراء

حقوق طلب عورتوں کی شوخیاں

شاہی محل کے عین سامنے حقوق طلب عورتوں نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اس میں مختلف لمبائیوں کی بہت سی سیڑھیاں جمع کرلیں۔ پولیس کی توجہ اس طرف کھچی۔ کہ یہ عورتیں موقعہ پاکر شاہی باغ کی دیوار پر سیڑھیاں لگا کر اندر گھسنا چاہتی ہیں۔ حقوق طلب عورتوں نے اس بات کو تاڑ کر یہ ارادہ چھوڑ دیا ورنہ جب وہ اندر پہنچتیں۔ بہت سی پولیس اور فوج کے مسلح سپاہی موجود ملتے۔

کلرکوں کی تنخواہ میں افزائش

گورنمنٹ بمبئی نے صیغہ مالیہ کے کلرکوں کے مشاہرے بڑھانے کی اسکیم صاحب وزیر ہند کے پاس بھیجکر منظوری حاصل کرلی ہے اسپر مستقل خرچ دو لاکھ روپیہ سالانہ ہوگا علاقہ سندھ کے کلارک بھی اسی رعایت میں شریک ہیں۔ ہمیں امید ہے گورنمنٹ ہند سارے ہندوستان کے کلارکوں کے مشاہرہ میں ضرور بیشی کریگی

ہندوستانی نہ جاسکیں گے

نیوزیلینڈ میں ہندوستانیوں اور دوسرے ایشیائیوں کے داخلہ بند کرنیکا قانون پیش ہو گیا ہے جو شخص وہاں جانا چاہیگا اسے کسی یورپی زبان میں جیسے وہاں کا کسٹم افسر بتائے ایک درخواست لکھنی ہوگی اور بیس منٹ میں کم از کم پچاس لفظ اس زبان کے لکھنے ہونگے۔

چالاکی

بجنور میں ڈاک گاڑی کے دو گارڈوں پر اس الزام میں مقدمہ چل رہا ہے کہ انہوں نے تین بیمہ پیکٹوں میں سے جن میں ساڑھے نو سو کے پونڈ تھے بڑی صفائی سے نو سو روپیہ کے پونڈ اڑا کر پیکٹ پھر اسی حیثیت میں اور ویسے ہی وزن دار بنا دیئے ایک ملزم کے مکان سے کچھ پونڈ نکلا پتہ بھی لگ گیا ہے

ریاست پٹیالہ میں ایک آریہ مصنف پر مقدمہ

دربار پٹیالہ نے کتاب "خالصہ پنتھ کی حقیقت" کے مصنف ماسٹر رونق رام کو جو بھنڈور (پٹیالہ) کا باشندہ ہے گرفتار کرکے برنالہ کی حوالات میں بھیجدیا اور مقدمہ کی تیاری کے لئے پولیس نے بیس دن کے لئے مہلت لی ہے اس دوران میں ملزم حوالات میں رہیگا اسپر آریہ اخبار لکھتے ہیں۔ کہ کتاب سامنے ہے اسکا مضمون سامنے ہے مصنف سامنے ہے سوال صرف ثبوت کا ہے۔ اگر دربار پٹیالہ کے پاس چالان مقدمہ کے لئے کافی مسالہ تھا۔ تو پھر اسنے ماسٹر رونق رام کو گرفتار کرنے کی جلدی کیوں کی چند روز اور انتظار کیا ہوتا۔ اور اس عرصہ میں مقدمہ کی مکمل تیاری کرلی ہوتی۔ یہ کتاب جس کی شکایت ہے آج نہیں چھپی بلکہ اسے چھپے ہوئے ایکسال ہونیکو آیا ہے پس دربار پٹیالہ کی یہ کوئی انتظامی قابلیت کی دلیل نہیں کہ مقدمہ طیار نہیں ہو سکا۔ تیاری کے لئے مزید مہلت دیجائے۔

قسطنطنیہ

عثمانی وزارت اوقاف اس تجویز پر غور فرما رہی ہے کہ دار الخلافہ میں ایک مہمانسرائے تعمیر کیجائے جہاں اسلامی دنیا سے آنے والے معزز مسلمان سیاحوں کو بطور وزارت کے مہمان کے اتارا جائے۔ دوسری تجویز پیش کیجاچکی ہے کہ قلمرو ے خلافت کے مسلمان باشندوں کی مصنوعات کی ایک گشتی نمائش تیار کیجائے جو تمام اسلامی دنیا میں گشت کرے۔ اور خصوصًا ہندوستان بھی جائے۔

قاری سرفراز حسین کی چھٹی ہمدرد میں

قاری صاحب موصوف نے کیکسٹن ہال میں ایک لیکچر بصدارت سید امیر علی صاحب۔ بالقابہ دیا ہے جس سے انکی شہرت بڑھ گئی ہے اور ڈیلی مرر ٹائمز لنڈن۔ مانچسٹر گارڈین مارننگ پوسٹ نے انکے لیکچر پر نوٹ لکھے ہیں اور انہیں اسلامی مبلغوں کا سرگردہ بتایا ہے۔ قاری صاحب لکھتے ہیں کہ اب مجھے صرف یہ دھن دن بدن پختہ ہوتی جاتی ہے کہ

لنڈن میں اسلام اور لنڈن دونوں کی شان کے موافق ایک باقاعدہ مشن قائم کیا جاوے۔ لنڈن کے کام کے کل اخراجات میں خود برداشت کر رہا ہوں اور مجھے اتک خواجہ صاحب سے کوئی مالی مدد نہیں ملی۔ خواجہ صاحب اگست ستمبر میں امریکہ تشریف لیجا رہے ہیں۔ مولوی صدر الدین صاحب اور خالد شیلڈرک صاحب ووکنگ میں رہکر اسلامک ریویو کا کام کرینگے۔ خواجہ صاحب سے یہ طے ہوا ہے کہ انکی عدم موجودگی میں لنڈن کی نماز جمعہ میں اور مولوی صدر الدین صاحب باری باری سے پڑھایا کرینگے تعجب ہے کہ جن لوگوں کے پیچھے ہندوستان میں نماز ناجائز ہے لنڈن میں جاکر جائز ہوجاتی ہے اور وہ مسلمان بن جاتے ہیں

پنجاب کے جیلخانے

۱۹۱۳ء میں جیلخانجات پنجاب میں ۱۸۳۳۶ قیدی تھے جن میں سے ۱۸۰۴۷ مرد اور ۲۹۰ عورتیں تھیں قیدیوں میں ۹۰۸ خواندہ اور بقیہ غیر خواندہ تھے۔ کمسن قیدیوں کی تعداد ۹۰ تھی یعنی ۸۸ لڑکے اور دو لڑکیاں ۲۷۳ مرد اور ۴ عورتیں ساٹھ سال سے زیادہ عمر رکھتی تھیں بلحاظ مذاہب ۷۹ عیسائی ۱۲۲۶۲ مسلمان اور ۶۰۹۵ ہندو سکھ تھے صوبہ ہذا میں تناسب آبادی کے لحاظ سے فرقہ وار قیدیوں کی تعداد گویا مساوی تھی۔

حج اکبر

چونکہ امسال حج اکبر ہوگا اسلئے بکثرت عازمان حج کے حجاز کو روانہ ہونیکی توقع ہے حج اکبر چار سال کے بعد ہؤا کرتا ہے تین سٹیمر اتبک بمبئی سے جدہ روانہ ہوچکے ہیں امید ہے کہ اب کے بیس پچیس ہزار ہندوستانی مسلمان بیت اللہ کو روانہ ہونگے۔ مبارک وہ ذی استطاعت جنہیں زیارت بیت اللہ نصیب ہوگی اور وہ ایک فرض الہی سے سبکدوش ہونگے۔

کراچی کی فلم کے متعلق ایک بیرسٹر کا بیان

پہلی ہی شب کو جب یہ دکھلائی گئی تو میں تماشے میں موجود تھا اور آدھ سے زیادہ مسلمان تماشائیوں میں شریک تھے کہ جنمیں سے بہت سے تعلیمیافتہ مسلمان تھے۔ اس فلم کی نمائش کے دوران میں "دی پرافٹ" (پیغمبر) کے لفظ فلم کے نظاروں کے درمیان نظر آتے ہیں لیکن ہمارے پیغمبر صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہیں ذکر نہیں آتا۔ یہی فلم بمبئی میرٹھ اور کئی دوسرے مقامات میں دکھلائی گئی ہے مگر کہیں پر اعتراض نہیں اٹھا۔ ہم کہتے ہیں جب مسلمان سنت رسول سے اسقدر دور جا پڑے ہیں کہ وہ ایسے تماشوں میں خوشی سے شامل ہوتے ہیں تو انکے اعتراض نہ کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ فلم قابل اعتراض نہیں اور نبی کا لفظ ایسا ہے کہ معًا ذہن آنحضرت صلعم کی طرف منتقل ہوتا ہے بہرحال جب کراچی کے کلکٹر نے یقین دلادیا کہ میں گورنمنٹ سے تحریک کرائی ہے کہ اس فلم کی نمائش ہندوستان میں نہ ہو۔ تو پھر اب اطمینان ہوجانا چاہیئے اور ایسے بائیسکوپ کمپنیوں کے تماشوں میں جانا حرام سمجھ لینا چاہیئے۔

ایپیرس کو مراعات

قرار پایا کہ آرتھوڈاکس مذہب کو ویسی ہی آزادی حاصل ہوگی جیسی کہ ترکی میں ہے اور یہ کہ ابتدائی مدارس میں یونانی والبانوی دونوں زبانیں پڑھائی جاویں گی لیکن اعلی جماعتوں میں البانوی زبان اختیاری ہوگی۔ مقامی فوجی پولیس تناسب آبادی کے لحاظ سے یونانیوں اور البانیوں پر مشتمل ہوگی دو عیسائی گورنر گورنر وار گار ڈکاسٹرو میں متعین کئے جاینگے۔ ان کی امداد کے لئے باشندوں کی طرف سے منتخب شدہ کونسل ہوگی۔

ترکی یونانی مہاجرین کا تصفیہ

قسطنطنیہ ۳ جولائی کا تار ہے ترکوں اور یونانیوں کی مخلوط کمیشن جو دونوں ملکوں کے مہاجرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان - ۷ جولائی

ازماست کہ برماست

اس میں کوئی بھی شک نہیں کیا جاسکتا کہ اس وقت جسقدر مصائب مسلمانوں پر نازل ہو رہے ہیں وہ ان کے اپنے ہی ہاتھوں کے پیدا کئے ہوئے ہیں کیا مسلمان وہی مسلمان نہیں جن کی آواز ایک طاقت تھی اور جن کے حکم کے سامنے دنیا کے بادشاہوں کی گردنیں جھکتی تھیں۔ کل دنیا کے بادشاہ مسلمان بادشاہوں کے رحم پر تھے اور جس بات کے لئے مسلمان عزم کر لیتے تھے اسکے پورا ہوجانے میں کچھ شک نہ رہتا تھا کیونکہ خدا تعالیٰ نے انکے ہاتھ میں حکومت دی تھی مگر مسلمانوں نے اس طاقت سے کیا فائدہ اٹھایا اپنے نفوس کی کیا اصلاح کی اور دوسروں کو کیا نفع پہنچایا؟ یہ ایک سوال ہے جس کے جواب دیتے وقت شرم سے آنکھیں نیچی ہوئی جاتی ہیں اور قلم رکتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک دردناک کہانی ہے جس کا اعادہ دل کش ہے اور جس کا اظہار موجب عار ہے۔ آہ! جب تک مسلمان اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے خدا تعالیٰ نے بھی ان سے ایسے ایسے لطف و کرم کے سلوک کئے کہ یہ ان پر جس قدر ناز کریں بجا ہے مگر انھوں نے کئی صدیوں سے اپنے فرائض کو بھلا دیا ہے اور اپنی ڈیوٹی کو فراموش کر دیا ہے اور وہی وقت ہے جب سے انکے تنزل کے ایام شروع ہوئے ہیں اور تنزل بھی کیسا تنزل۔ کہ اسپر جسقدر غور کریں اسی قدر حیرت و حسرت کا سامنا ہو۔

وہی ترکی حکومت جس کے جنگی بیڑہ کے سامنے آنے سے یورپ کے متحدہ بیڑہ بھی جی چراتے تھے جس کی بری فوج کے مقابلہ میں کل دولہائے یورپ کی فوج اپنے ہتھیار رکھ دیتی تھی۔ آج اس حالت کو پہنچ چکا ہے کہ ایک چھوٹی سی ریاست اُسے ڈانٹ بتاتی ہے اور وہ جھٹ اس کے مطالبات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوجاتی ہے۔ ترک وزیر جس وقت یونان یا سرویا کی دھمکی آمیز تحریروں کو پڑھتا ہوگا۔ اور دوسری طرف اپنی اس شان و شوکت پر نگاہ ڈالتا ہوگا۔ جب یونانی ترکوں کی خوشنودی حاصل کرنیکے لئے انکے دروازوں پر حاضر ہوتے تھے تو اس کے دل پر جو کچھ گذرتی ہوگی اس کا اندازہ ہر ایک شخص نہیں کرسکتا مگر یہ ہماری غلطی ہے۔ افسوس تو اسی بات کا ہے کہ ترک وزیر کے دل کو اس صدمہ کا احساس بھی نہیں جو دور کھڑے ہو نیوالے تماشبین کے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ اگر اسے احساس ہوتا تو وہ اس حالت کو ہی کیوں پہنچتا۔

جنگ بلقان میں بلغاریہ سرویہ اور یونان نے ترکوں سے جس طرح سلوک کیا ہے اُسے کچھ بہت مدت نہیں گذری۔ اور دنیا میں کوئی کمزور سے کمزور حافظہ بھی ان واقعات کو جو اس جنگ میں گذرے ہیں اس قدر جلد نہیں بھلا سکتا۔ لیکن نہیں! میں غلطی کرتا ہوں جب کوئی قوم تباہ ہونے پر آتی ہے تو اس کا حافظہ سب دنیا سے نرالے طور پر کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بعد میں بھولنا تو الگ رہا جس وقت زیر آپریشن ہوتا ہو اس وقت بھی نہیں جانتا کہ مجھ کیا ہو رہا ہے۔ اور اپنی غلط کاریوں کا خمار اُسے کچھ ایسا بدمست کر دیتا ہے کہ اُسے اپنی ردّی حالت کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ بلقانی ریاستوں کے والنیٹرز ابھی منتشر بھی نہ ہوئے تھے۔ اور ابھی خون انکی آنکھوں سے نہ اترا تھا کہ قسطنطنیہ آپس کو لڑائی جھگڑوں کا آماجگاہ بن رہا تھا۔

دشمن اس حالت کو دیکھ کر خوش ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ انہی جھگڑوں میں میرا فائدہ ہے۔ مگر جھگڑنے والے ان حالات پر کب غور کرتے ہیں نہ انہیں مذہب سے غرض نہ ملک سے۔ انہیں تو حزب الائتلاف اور حزب الاتحاد کا فیصلہ کرنا منظور ہے جس کا نتیجہ اب یہ ہے کہ یا تو بلقان کی ریاستیں متحدہ حملہ میں بھی خائف تھیں کہ نہ معلوم کیا نتیجہ ہوگا۔ اور یا اب صرف یونان ترکوں کو دھمکا رہا ہے کیونکہ اب وہ ترکوں کے ہاتھ دیکھ چکا ہے اور اس کا تجربہ ہے کہ ان ہاتھوں کی ضرب کوئی ایسی سخت نہیں کیونکہ جوں ہی وہ ہاتھ اٹھاتے ہیں پیچھے سے کوئی اپنا ہی بھائی ہاتھ پکڑ کر روک لیتا ہے اور ہاتھ اُٹھا کا اُٹھا ہی رہ جاتا ہے اگر ضرب پڑتی بھی ہے تو دھیمی اور نازک۔

پچھلے چند دنوں سے متواتر خبریں آرہی ہیں کہ کچھ یونانی باشندوں کو کرنا اور تھریس سے نکالا جا رہا ہے۔ اور ان پر ظلم کیا جا رہا ہے، یورپ کے کل اخبارات اسپر شور مچا رہی ہیں اور ترکوں سے بدلہ لیا جانے کے خواہشمند ہیں لیکن انہیں اخبارات کا حافظہ انہیں ان مظالم کی یاد نہیں دلاتا جو چند دن پہلے یونانی علاقہ کے مسلمانوں پر ہوتے تھے۔ اور وہ بالکل بھول جاتے ہیں کہ کس طرح یونانیوں نے سینکڑوں مسلمان مرد اور عورتیں اور بچوں کو موت کی گھاٹ اتار دیا تھا انجمن اتحاد و ترقی کا نام تو بدنام ہو ہی چکا ہے کوئی چھوٹے سے چھوٹا بھی معاملہ ہو تو جھٹ اس کی طرف منسوب کر کے چاروں طرف تاریں دوڑا دی جاتی ہیں اور لوگ اُسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں پیچ ہے نامی چور مارا جائے اور نامی ساہو کار کما کھائے یونانی ظلم کریں تو سوائے چند انصاف پسند یورپین مدبروں کے باقی سب اُسے بہتان اور افترا قرار دیدیتے ہیں اور ٹرکی کی طرف جھوٹی بات بھی منسوب کر دیجائے تو اسے جھٹ قبول کر لیا جاتا ہے یہ کیوں؟ مسلمانوں کی اپنی غفلت اپنی سستی کا نتیجہ ہے ورنہ خدا تعالیٰ ظالم نہیں بات یہی ہے کہ ازماست کہ برماست جو کچھ ہو رہا ہے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے ولایت کے تازہ آمدہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانی مظالم کی اصل بنیاد صرف اسبات پر کھڑی کی گئی ہے کہ یونانی علاقہ سے بھاگے ہوئے مسلمانوں کو جو اپنی زندگیوں کو خطرہ میں پاکر اس علاقہ کو چھوڑ آئے ہیں ان علاقوں میں کیوں بسایا گیا ہے جنمیں کثرت سے یونانی بستے تھے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ کیوں انکو وہاں نہ بسایا جاتا؟

معلوم ہوتا ہے کہ یونانی باشندے ترکی علاقہ میں خفیہ سازشوں کے عادی ہیں جیسا کہ پچھلے واقعات سے ظاہر ہے۔ اب جو انہوں نے دیکھا کہ ہم میں ایک کثیر تعداد مسلمانوں کی بھی آباد ہونے لگی ہے تو وہ ڈرے کہ اب وہ آزادی نہ رہیگی اسلئے ترکوں کے مظالم کا شور کرتے ہوئے انہوں نے یونانی حکومت کیطرف بھاگنا شروع کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ بعض مسلمانوں نے انکے گھروں کو لوٹنا بھی شروع کر دیا تھا اسلئے انکو بھاگنا پڑا مگر ساتھ اس کے یہ بات بھی غور کے قابل ہے کہ صرف آیا سمنت نام مقام پر جبکہ بعض لیٹروں نے یونانیوں پر حملہ کیا تو پولیس نے سختی سے ان کو روکا اور تیس ۳۰ آدمیوں کو قتل کر دیا مگر یونان نے مسلمانوں کے بچانے کے لئے کسقدر آدمی قتل کئے؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب کبھی نہیں دیا جاسکتا مگر باوجود اسقدر انصاف پسندی کے ترک کیوں بدنام ہیں اس کا جواب وہی ہے جو پہلے دیا جاچکا ہے یعنی ازماست کہ برماست۔ مسلمانوں نے قرآن کریم کی تعلیم کو چھوڑ کر اپنی ہوا آپ بگاڑ لی ہے اور ایسے ایسے گندوں میں مبتلا ہیں کہ انکی نسبت جو کچھ کہا جائے۔ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ظالم نہیں ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما [illegible]

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّٰهِ

الاسلام

صراط مستقیم

کیا ہے یہ مسلم امر ہے کہ دو مقاموں کے درمیان سب سے زیادہ اقرب اور سہل راہ صرف ایک ہی ہو سکتی ہے۔ اور اسی کو سٹریٹ لائن یا صراط مستقیم کہا جاتا ہے اور اس کے علاوہ دیگر خطوط یا تو اس خط مستقیم سے چھوٹے ہوتے ہیں یا اس سے بڑے۔ بہر حال صراط مستقیم کے بغیر انسان اپنے مقصد اور مطلب کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اور کیونکر حاصل کر سکے۔ جبکہ وہ یا تو اس سے آگے نکل جاتا ہے اور اپنی مُراد پیچھے چھوڑ جاتا ہے یا اس تک اس کی رسائی ہی نہیں ہوتی۔ اور اس تک پہنچنے سے پہلے ہمت ہار دیتا ہے ؛

افراط و تفریط جہاں تک غور کیا جائے۔ تمام معاملات خواہ دنیوی ہوں یا اخروی اپنے اندر تین پہلو رکھتے ہیں۔ یہی مذاہب اور عقائد کا حال ہے بعض مذاہب دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جو اصلی حد سے آگے تجاوز کر گئے ہیں۔ ان لوگوں نے افراط میں کمال کر دیا ہے اور بعض انکے مدمقابل میں ہیں یہ اتنے ہی پیچھے ہٹتے جاتے ہیں جتنے کہ وہ آگے بڑھتے چلے گئے ہیں انہوں نے تفریط میں کمال کر دیا ہے۔ غرضکہ افراط اور تفریط دونوں طریق ناقص ہیں اور دونوں اپنے مطالب اور مقاصد میں ناکام اور نامراد رہتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان میں ایک راہ ہے جو ان نقائص سے بالکل محفوظ اور مصئون ہے ؛

تمام مذاہب میں افراط تفریط ہے اس وقت روئے زمین پر جتنے مذاہب پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب سوائے اسلام کے یا تو افراط کی طرف چلے گئے ہیں یا تفریط کا شکار ہو گئے ہیں حتے کہ اس عالم کے خالق حقیقی کے عقیدہ میں بھی بہت سے لوگ افراط میں چلے گئے ہیں اور انکی رائے ہے کہ خدا ایک سے زیادہ ہیں حتیٰ کہ بعض نے یہاں تک افراط کی ہے کہ ہر شے کے لئے ایک الگ خدا تجویز کیا ہے۔ انکے مقابل میں ایسا گروہ بھی ہے جو کہ بالکل خدا کا قائل ہی نہیں۔ حالانکہ صراط مستقیم یہی یہ ہے کہ خدا ہے اور وہ ایک ہے۔ اسی طرح بعض لوگ اس طرف چلے گئے ہیں کہ انسان اپنے افعال میں کلی مختار ہے دوسرے کہتے ہیں کہ کسی کام میں انسان کا دخل نہیں ہے۔ مُردہ بدست زندہ ہے یہ دونوں راہ خطرناک ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ انسان بعض افعال میں استطاعت اور وسعت اور طاقت رکھتا ہے اور بعض کام اسکی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ انیں اس کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ پس شریعت انہی افعال اور اُمور کے متعلق آتی ہے جہاں انسان کا اپنا دخل ہوتا ہے اور جہاں اس کا دخل نہیں ہوتا۔ انیں اس سے پرسش نہیں ہو گی۔

بعض مذاہب انبیاء علیہم السلام کو مانتے ہی نہیں بعض نے ان کو خدائی کا جامہ پہنا دیا ہے یہ ہر دو سخت غلطی میں مُبتلا ہیں۔ ہندوستان میں سناتنی لوگوں نے افراط میں کمال کیا ہے ایک خدا پر انھوں نے بس نہیں کی بلکہ تنتیس کروڑ خدا تجویز کئے ہیں جو چیز انہیں مفید یا طاقتور معلوم ہوئی۔ اسی کو انھوں نے خدا بنا لیا گویا انھوں نے خدا تعالےٰ کی قدر ہی نہ کی اس کی ادنےٰ مخلوق کو مسند خدائی پر بٹھا دیا۔ اور توہمات میں اتنی ترقی کی کہ اصلی اسباب کو سرے سے ترک کرنا پڑا۔ رسول اور انبیاء جو انکی طرف آئے تھے انھوں نے انکو خدا بنا لیا۔ یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت سے بالکل انکار کر دیا۔ اور نصاریٰ نے ان کو خدا کا بیٹا بنا لیا۔ ویدانتیوں نے ہر چیز کو خدا مانا۔ اور آریوں نے ارواح اور مادہ کو غیر مخلوق کہہ دیا۔ اور ان کو انادی مان لیا۔ اور خدا تعالیٰ کی قادر مطلقیت سے انکاری ہو گئے۔ بعض معجزات سے انکاری ہو گئے اور بعض نے بات بات میں عجوبے نکالنے شروع کئے۔

اسلام ہی صراط مستقیم ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہنم کی پشت پر ایک جسر ہے جسے صراط کہتے ہیں وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ لاریب وہ صراط یہی صراط مستقیم ہے مؤمن اس کے اوپر بجلی کیطرح اور بڑی تیزی سے گذر جائینگے اور کافر اور منافق جہنم میں گر پڑینگے وہ صراط مستقیم اسلام ہے نہ اسمیں تفریط ہے اور نہ افراط ہے جو اس راہ کو چھوڑتا ہے وہ فوراً جہنم میں گر پڑتا ہے۔ اور ایسے اس کی سزا مل جاتی ہے بڑی احتیاط سے اسلامی احکام پر چلنا چاہیئے۔ اگر ذرا بھی ادھر اُدھر قدم پڑیگا۔ تو یاد رکھو کہ وہی قدم جہنم میں لیجائیگا۔ اسلام نے ہر بات میں صراط مستقیم کو لیا ہے اور افراط تفریط کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ وعلی اللّٰہ قصد السبیل ومنہا جائر۔ اور اللہ تک جو راستہ پہنچتا ہے۔ وہ میانہ اور سیدھا راستہ ہے۔ اور اس کے علاوہ تمام راہ ٹیڑھے ہیں۔ انّ ربی علی صراط مستقیم۔ ضرور میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔ مسلمانوں کو اسی لئے اہدنا الصراط المستقیم کی دعا مانگنے کی تاکید کی گئی اور ہر رکعت میں یہ دُعا واجب کی گئی اور الحمد میں کھولکر بیان کیا گیا کہ صداقت سے انکار کرنیوالے مغضوب علیہم ہو جاتے ہیں اور اس صداقت میں غلو کرنیوالے ضال ہو جاتے ہیں۔ مغضوب علیہم راستبازوں کی عداوت میں کمال کیا اور تفریط میں چلے گئے اور فرقہ ضالہ بیجا محبت کر کے حد سے آگے تجاوز کر گئے صراط مستقیم صرف اسلام ہے کیونکہ اسلام نے نہ افراط کی راہ اختیار کی ہے اور نہ تفریط کی۔ خدا تعالیٰ نے اپنی درگاہ تک پہنچنے کے لئے صرف اسلام کا دروازہ ہی کھلا رکھا ہے اور دوسرے دروازے مسدود ہو گئے ہیں کیونکہ انمیں یا تو افراط آگئی ہے یا تفریط نے آن قدم جمایا ہے یہی تو وجہ ہے کہ اب سوائے اسلام کی اتباع کے کسی اور مذہب کی پیروی کرنیسے وہ ثمرات حاصل نہیں ہوتے جو مذہب کی اتباع سے حاصل ہونے چاہیئے تھے سب کے پاس خشک لفاظی ہے اور صرف وہ قشر پر قناعت کئے بیٹھے ہیں مغز انکے پاس بالکل نہیں یہ اسبات کا زندہ ثبوت ہے کہ اسلام کے سوا دیگر مذاہب بالکل اس قابل نہیں ہیں کہ وہ خدا تک پہنچا سکیں۔ اور انسان کا خدا سے پیوند اور تعلق لگوا سکیں جب کہ یہ مسلم امر ہے کہ مذہب انسان اور اس کے خالق کے مابین تعلق پیدا کرا دیتا ہے پھر جس کا خدا سے تعلق ہو وہ اغیار کیطرح نہیں ہو سکتا۔ اسمیں اور دوسروں میں نمایاں فرق اور امتیاز ہوتا ہے اور خدا اس سے کلام کرتا ہے اور اس کی تائید کرتا ہے اور تمام مذاہب کے مقابلہ میں اس کو نمایاں فتح دیتا ہے۔ سو اسلام کے سوا تمام مذاہب خدا کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرنے سے منکر ہیں۔ اب ان میں صدیوں سے کوئی کامل نہیں پیدا ہوتا۔ یہ شرف صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ ابھی اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی صداقت دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود ؑ کو بھیجا اور ثابت کر دیا کہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو کہ خدا تک پہنچاتا ہے۔ دوسروں کو وہاں تک رسائی ہی نہیں مشاہدہ سے بڑھ کر بھی کوئی دلیل ہو سکتی ہے؟ پس ثابت ہو گیا کہ دین اسلام ہی صراط مستقیم ہے۔ لہٰذا اِنَّ الدِّين عند اللّٰہ الاسلام

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۹ - سورۂ نوح - بقیہ رکوع اوّل

مورخہ ۷ - مئی ۱۹۱۴ء

میں تمہیں کہتا ہوں کہ اللہ کی عبادت کرو - اور اس کا تقویٰ اختیار کرو - اور میری فرمانبرداری کرو ✤

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو تین باتوں کا حکم دیا ہے (۱) اللہ کی عبادت کرو - اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ (۲) عبادت جو کرو - تو اخلاص - نیک نیتی سے کرو - نہ کہ اہمیں کسی قسم کا ریا ہو - (۳) نبی کے احکام کی فرمانبرداری کرو ✤

انبیاء کی اطاعت کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسپر مدت سے لوگوں میں بحث چلی آتی ہے بعض کو اہمیں بڑا دھوکہ لگا ہے وہ کہتے ہیں - کہ انبیا کے انہی احکام کی فرمانبرداری کرنی ضروری ہے - جو خدا تعالیٰ کیطرف سے ہوں - لیکن نہ معلوم ان کو یہ کہتے ہوئے شرم کیوں نہیں آتی - اگر نبی کے وہی احکام ماننے ضروری ہیں - جو کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ہوں - تو نبی میں اور ایک معمولی آدمی میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے - کیا اگر ایک چوہڑا کسی کو کہے - کہ خدا کہتا ہے نماز پڑھو - زنا نہ کرو - برائیاں چھوڑ دو - تو کیا اس چوہڑے کے منہ سے سُنکر ان باتوں پر وہ عمل کرے گا یا نہیں یا کہدے گا کہ میں نہیں مانتا - پھر اگر الہام الٰہی کا ہی ماننا ضروری ہے تو نبیوں اور دوسروں میں کیا فرق رہا انکی اطاعت سے پھر کیا مراد ہے

بعض لوگ بریرہؓ کا ایک واقعہ پیش کر کے اسے حریت اور آزادی کی مثال قرار دیتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ بریرہؓ کی سخت غلطی تھی کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ اگر آپ الہام سے کہتے ہیں تو میں آپ کی بات مانوں گی - اگر انکی نظیر پر سب لوگ عمل کریں تو دین اسلام کا ایک بہت بڑا حصہ برباد ہو جائے کبار صحابہ سے ایسی باتیں کبھی ثابت نہ ہونگی - کبھی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا جواب نہیں دیا - پھر ہم انکی اتباع کریں یا بریرہؓ کی - میں سب صحابہ کو واجب التعظیم خیال کرتا ہوں لیکن بریرہؓ نے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا - کہ کیا آپ جو مجھے حکم دیتے ہیں - یہ الہام ہے؟ اچھا نہیں کیا ✤

اطیعون - کا لفظ بتلا رہا ہے - کہ رسول کی فرمانبرداری ضروری ہے - انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں - بریرہؓ نے غلطی کی - اور رسول کریم نے اس سے چشم پوشی فرمائی - اگر بریرہ کی بات ٹھیک ہے تو چکڑالوی جو کچھ کہتے ہیں وہ بھی ٹھیک ہونا چاہئیے - کیونکہ وہ بھی تو یہی کہتے ہیں - کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں - رسول کریم صلعم کی باتوں کو یعنی حدیثوں کو نہیں مانتے ✤ نبی کی ہر ایک بات ماننی ضروری ہے - خواہ وہ الہام ہو یا نہ ہو - اللہ تعالیٰ کی عبادت علیحدہ چیز ہے - اور نبی کی اطاعت الگ چیز ہے - نبی کی اطاعت میں بڑی بڑی حکمتیں ہوتی ہیں - اور یہ بڑا اہم اور وزنی سوال ہے لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ رسول کی فرمانبرداری بہت سے گناہوں سے بچانے کا موجب ہوتی ہے - شریعت کی پابندی سے رسول کی فرمانبرداری ایک الگ اور مستقل چیز ہے - اگر رسولوں کی فرمانبرداری ضروری نہ ہوتی - تو نوح علیہ السلام نے جب قوم کو کہا تھا - کہ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ - اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو - تو پھر یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ میری بھی اطاعت کرو - اگر صرف الہام کا ماننا ضروری تھا تو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ میں وہ بات آگئی تھی ✤

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ط

نوح علیہ السلام لوگوں کو فرماتے ہیں - کہ اگر تم میری ان تین باتوں کو مان لوگے - تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیاں بخشدیگا - اور اگر تمہاری قوم تباہ ہونے والی ہوگی - تو اب تباہ نہیں ہوگی - اور اس کی تباہی میں دیر پڑ جائے گی ✤

إِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

لیکن اگر تم سمجھو تو جب خدا تعالیٰ کا عذاب آتا ہے - تو پھر رُکتا نہیں - اس وقت ڈھیل نہیں دیجاتی - اس سے پہلے توبہ کرنی چاہیئے ✤

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝

نوح علیہ السلام نے ان آیات میں تبلیغ کا طرز بتایا ہے - ہمارے سلسلہ کا ہر ایک فرد بشر مبلغ ہے اس لئے چاہیئے کہ ان باتوں کو تبلیغ کرتے وقت مدنظر رکھا جائے - نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے آگے عرض کرتے ہیں - کہ الٰہی میں نے اس قوم کو دن کو بھی پکارا - اور رات کو بھی پکارا - تبلیغ کرنے والے کو یہ دو باتیں بتائیں - کہ (۱) لوگوں کے وقتوں کا خیال رکھنا چاہیئے - دن اور رات میں جو وقت کسی قوم کے لئے مناسب ہو - اسمیں تبلیغ کرنی چاہیئے - مختلف قوموں کو مختلف اوقات میں فرصت ہوتی ہے - بعض کو رات کے وقت - بعض کو دوپہر کے وقت - بعض کو صبح کے وقت - بعض کو شام کے وقت فرصت ہوتی ہے - اس لئے جس جگہ کوئی مبلغ جائے - وہاں سے پوچھ لے - کہ لوگوں کو کس وقت فراغت ہوتی ہے - مبلغ کو اپنے وقت کا خیال نہ رکھنا چاہیئے - کہ مجھے اس وقت آرام کرنا ہے - یا کوئی اور کام کرنا ہے - (۲) مبلغ دن اور رات کا خیال نہ کرے - جو موقع بھی اس کو ملے - اسی وقت تبلیغ کرنی شروع کردے ✤

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ۝

پھر مبلغ کو اس بات کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے کہ لوگ انکی بات سُنتے ہیں یا نہیں سنتے - نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں - کہ میں نے ان کو سُنایا لیکن وہ مجھ سے بھاگ گئے - میں ان کو بُلاتا تھا - لیکن وہ بھاگتے تھے ✤

وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

اور پھر واعظ کا یہ کام ہے - کہ لوگوں کو انکی بدیاں یاد دلائے - نہ کہ انکی تعریف کرے - کہ ہم تم کو بزرگ سمجھتے ہیں - کیونکہ اس کا جواب تو وہ یہ دینگے کہ جب ہم اس حالت میں بھی اچھے ہیں - تو تمہاری باتیں ماننے کی ضرورت ہی کیا ہے - واعظ کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ لوگوں کو انکی بدیاں کھول کھولکر بتائے - اور ان کے غلط خیالات اور اعتقادات کی

اصلاح کرے۔ اور ان کو کہے۔ کہ جس راستے پر تم چل رہے ہو۔ یہ غلط ہے۔ ہدایت کا یہی راستہ ہے جو میں تمہیں بتاتا ہوں۔ تم بدکار۔ گندے اور گنہگار ہو۔ صرف اسی راستہ پر چلکر تم بچ سکتے ہو حضرت نوح بھی فرماتے ہیں کہ الہیٰ جب کبھی میں نے انھیں ان کا مولیٰ کی طرف بُلایا جس سے آپ انکے گناہ معاف کر دیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خوب کھول کھول کر تبلیغ کرتے تھے +

جَعَلُوٓا اَصَابِعَهُمْ فِیٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَکْبَرُوا اسْتِکْبَارًا ۝

کانوں میں انگلیاں ڈال لیا کرتے تھے اور کپڑے اوڑھ لیتے تا میری باتیں نہ سُنیں اور اپنے اعمال پر اصرار کرتے اور تکبر سے کام لیتے تھے۔ آجکل واعظ کہتے ہیں۔ کہ لوگ اختلافی باتوں کو نہیں سُنتے۔ نوح علیہ السلام نے بھی یہی کہا ہے۔ مگر پھر بھی وہ انکو سُناتے ہی رہے۔ ایسے لیکچروں میں جن میں مختلف مذاہب کے لوگوں کی تعریف کیجائے۔ لوگ دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور کیوں نہ آئیں جبکہ وہ ایک مخالف سے اپنی تعریف سُنتے ہیں۔ ہندوؤں میں اگر کرشن کی تعریف کیجائے تو کیا انھیں ناگوار گذرے گا۔ نہیں بلکہ وہ تو خوش ہونگے۔ کہ ایک مسلمان کی زبان سے تعریف سُنی ہے۔ اور اگر غیر احمدیوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی جائے۔ تو کیا انھیں بُرا معلوم ہوگا۔ ہرگز نہیں۔ اس لئے وہ ایسے لیکچروں میں دوڑتے ہوئے آتے ہیں لیکن نوح علیہ السلام کہتے ہیں۔ کہ میں جب ان کو تبلیغ کرتا ہوں تو وہ کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں۔ اور سُنتے نہیں اور کپڑے اوڑھ لیتے ہیں۔ اور مقابلہ اور اصرار کرتے ہیں۔ پھر تکبر کرتے ہیں۔ کہ یہ کیسی لغو فضول اور بیہودہ دلائل ہیں۔ جبتک مبلغ کھری اور کھول کر بات نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ کھری اور صاف بات کو بہت کم لوگ سُنتے ہیں۔ کیونکہ انکے خلاف ہوتی ہے۔ لیکن کامیابی اسی میں ہوتی ہے +

ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝

نوح علیہ السلام کہتے ہیں۔ کہ جب میں نے دن رات انکو تبلیغ کی انکی غلطیوں سے انکو آگاہ کیا اور انھوں نے میری بات نہ مانی اور تنفر ظاہر کیا اور مقابلہ پر اصرار کیا اور تکبر سے کام لیا تو میں نے مختلف مذاق کے لوگوں کے لئے مختلف تدابیر اختیار کیں۔ میں نے وہ لوگ جن کو میں نے ایسا دیکھا کہ یہ مجالس میں جب بات سُنتے ہیں تو ان پر بہت اثر ہوتا ہے اور اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہوتے ہیں تو میں نے انکو لوگوں کے سامنے سمجھانا شروع کیا +

ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝

اور جن لوگوں کو دیکھا کہ ان کو جلسوں اور تقریروں میں مزا آتا ہے اور وہ اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں تو میں نے انکے لئے اعلان کر کر کے لوگوں کو جمع کر کے وعظ کہا۔ پھر میں نے خیال کیا۔ کہ بعض لوگ مجلسوں میں لوگوں کے سامنے نہیں مان سکتے۔ اس لئے انکو علیحدہ علیحدہ جا کر سمجھایا۔ کہ دیکھو اللہ کا انکار نہ کرو۔ اسکی اطاعت کرو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مجھے نبی مان لو۔ ورنہ اللہ کے انکار کی وجہ سے تم ہلاک ہو جاؤ گے تم کسی کے پیچھے لگ کر کیوں حق بات سے انکار کرتے ہو۔ ہر ایک نے اپنی اپنی قبر میں جانا ہے اور جو کچھ کوئی کرے گا۔ اس کو اس کا بدلہ ملے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے انسان کی فطرت کا کیا ہی صحیح اور ٹھیک اندازہ کیا ہے۔ بعض دوستانہ مجالس میں بات پر زیادہ غور کرنے کے عادی ہوتے ہیں انھیں اسی طرح تبلیغ کی۔ بعضوں کو لیکچر پسند ہوتے ہیں۔ کہ اتنے آدمی جمع ہونگے ایسا لیکچر ہوگا۔ اس لئے وہ جلسوں میں سُننے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں میں بات ماننا عار سمجھتے ہیں اور اگر انکو پوشیدہ طور پر سمجھایا جائے تو مان لیتے ہیں۔ نوح علیہ السلام نے ہر ایک طریق کو اختیار کیا +

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا ۝

پھر میں نے ان کو کہا۔ کہ تم نے بہت غلطیاں کی ہیں۔ اور بہت حد سے بڑھ گئے ہو۔ اب بخشش مانگ لو۔ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے تم نے بڑا انکار کیا ہے۔ مگر اب بھی توبہ کرو گے تو تمکو خدا تعالیٰ معاف کر دے گا۔ بعض لوگ گناہ کرنے کی وجہ سے ناامید ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اب تو ہم کو ضرور ہی سزا ملے گی اس لئے اب ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ واعظین کو چاہیئے۔ کہ ان کو یہ سمجھائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے کے بعد پہلی غلطیاں معاف کر دیتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ معاف ہی کرتا ہے۔ بلکہ بڑے بڑے انعام اور اکرام بھی کرتا ہے +

یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْهٰرًا ۝

پھر بعض لوگ طمع اور حرص کے لئے مانتے ہیں انکے لئے کہا۔ کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے احکام کو مان لوگے تو بڑی بارشیں ہونگی جن سے عمدہ کھیتیاں ہونگی۔ بعض کو اولاد سے محبت ہوتی ہے اور بعض کو مال سے اس لئے کہا۔ کہ اللہ تم کو بیٹے بھی دیگا اور مال بھی دیگا۔ بعض جائیدادیں چاہتے ہیں۔ اس لئے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں باغ اور نہریں بھی عطا کرے گا +

مِدْرَارًا۔ بڑا برسنے والا +

مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝

تمہیں کیا ہے۔ کہ اللہ کی عظمت سے نا امید ہو گئے ہو۔ کیا تمہیں خدا کی عظمت کو دیکھ کر خوف نہیں آتا۔ دُنیا کے بادشاہوں سے جب تم خوف کھاتے ہو تو خدا جو سب سے زیادہ عظمت والا ہے۔ اس سے کیوں نہیں ڈرتے۔ یہ انسان کے جذبات سے اپیل کی ہے۔ کہ تم خدا سے کیوں اُمید نہیں رکھتے۔ کہ وہ تمہیں توقیر اور عزت دے سکتا ہے یا یہ کہ تم خدا کی بزرگی پر کیوں اعتماد نہیں رکھتے +

لَا تَرْجُوْنَ۔ تم خوف کیوں نہیں کرتے۔ اور یہ بھی معنی ہیں۔ کہ تم امید کیوں نہیں رکھتے +

اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝

کیا تم دیکھتے نہیں۔ کہ اللہ نے سات آسمانوں کو پیدا کیا۔ ان میں کوئی مخالفت نہیں۔ اور چاند کو بنایا نور والا۔ اور سورج کو بنایا روشن چراغ کی طرح +

تحریر اور محرر کی دو دو باتیں

عہد تو سے ترے پیمان شکستہ بولے
لے ترے سر پہ بھی اب تیشۂ بیداد آیا

الٹی سمجھے تم کو کہا صلح کا پیغام اُس نے *
فصل کو وصل بنا کر ستم ایجاد آیا

نا نہ ہے ایک - مکر نا ترا - اے مایۂ ناز!
کیا ہوا حرف وفا گر نہ تجھے یاد آیا؟

پر نوشتہ ترا اک پیرہن کاغذیں
دہن بستہ سے کرتا ہوا فریاد آیا

کیوں بغاوت کی جگہ نقش اطاعت کھینچا
کیوں نہ بندے کی جگہ بندۂ آزاد آیا؟

لکھ دیا غیر نبی کو جو نبی اور رسول
میری راقم کو نہ اسوقت خدا یاد آیا

اپنی تحریر سے وہ شوخ بگڑ کر بولا
طبعزادوں میں یہ غارتگر بنیاد آیا

ہم تو الحق کو کہا کرتے تھے کڑوا کڑوا
تخم حنظل یہ کوئی اس کا بھی استاد آیا

تو سیہ رو ہے تری ذرہ بھی توقیر نہیں
عقل تجھ کو نہیں تو صاحب تدبیر نہیں

ہمنے کب صاف کہا غیر نبی مرزا کو
ایک پہلو کی تو پیغام کی تصویر نہیں

وہ رسول ایسا ہے کافر نہیں اُسکے کافر
صاف عقیدہ ہے کوئی زلف گرہگیر نہیں *

غیر کافر بھی نہ ہو اپنی رسالت بھی ٹرے جا
ایسی تجدید سے بہتر کوئی تدبیر نہیں

یوں بھی دیکھو تو مسلمان کہلاتے سب ہیں
ملک اسلام کسی فرقہ کی جاگیر نہیں۔

ہے زمیں گول، تو جہ سے سنو - پونڈ بھی گول
بات بھی گول ہے بس حاجت تفسیر نہیں

مدعا اپنا ہے تسخیر بتان یورپ
اب تو جائز کسی کافر کی بھی تکفیر نہیں

احمدیت کا اگر نام لیا دو کنگ میں
ٹوٹ جاتے ہیں طلسمات کے تاثیر نہیں

احمدیت ابھی پردے میں رہے یورپ میں
یوں تو وہ نور جہاں ہے یہ جہانگیر نہیں

ہمنے مانا کہ ہے رنگیں سخن حقانی
رنگ یورپ میں جمائے یہ وہ تقریر نہیں

(عبدالرحمن مصری)

مبائعین کے خطوط

بعض مبائعین درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے خط چھاپے جائیں اسلئے بعض خطوط کا خلاصہ دیا جاتا ہے ٭

(۱) خاکسار تاحال بیعت میں داخل نہیں ہوا تھا - اب معلوم ہوا کہ بیعت سے انکار بہت خطرناک غلطی اور گمراہی ہے اسواسطے عاجز بصد عجز اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور بیعت میں داخل ہوتا ہے - لہٰذا قبول فرما دیں - حاکم خان نائک ۵۲ رسالہ شتران چھاونی لاہور

(۲) دیر سے بیعت کرنیکی معافی مانگتا ہوں کیونکہ بے علم آدمی ہوں - حیران تھا کہ ان بڑے بڑے عالموں نے کیوں مخالفت کی ہے - اگر ایک خلیفہ کا ہونا کوئی بدعت ہوتا تو مولانا نور الدین صاحب کو خلیفہ کیوں مانتے اور ساری جماعت کیوں حلقہ بگوش ہوتی - منافقانہ رنگ میں یا مومنانہ رنگ میں - دوسرا اتحاد بھی سبق دیتا ہے کہ ایک امیر کی ماتحتی میں آؤ - لہٰذا بعد معافی مانگنے کے بیعت کے لئے ہاتھ آپکے دست مبارک میں دیتا ہوں - محمد شفیع ٹھیکیدار کالا باغ

(۳) جماعت مونگ مدت سے بیعت شدہ ہیں یعنی ۱۹۰۴ء میں بیعت ہوئی ہے جس دن سے مولوی فاضل صدر دین و غلام رسول دونوں بھائی ہوئے ہیں اسی دن سے مخالفت کا بھی زور ہے مگر صداقت بھی ساتھ ہے - اور ایک معزز کنبہ صداقت کا قائل ہے مگر ان میں سے ایک آدمی سردار خان راجہ کی بیعت بذریعہ اخبار شائع کی جاوے - عبداللہ مونگ

ایک مبلغ کے بارہ میں

شیخ عبدالرب صاحب واعظ تشریف لائے - ان کا تقوے اور محبت دلی تو جو پھوٹ پھوٹ کر ان کے سینہ سے نکلتی ہے صداقت کا نشان تھا ہی - مگر آج رات کی وعظ نے تو کمال ہی دکھلایا - یہاں اچھے اچھے علماء واعظ آتے رہے ہیں مگر خدا کی شان ہے کہ جو خوبی اور جوش اور اخلاص اور دلائل مسلسل شیخ صاحب نے بیان فرمائے ہیں وہ خدا نے انہی کے حصہ میں رکھا ہے - اپنے تو مدح کرتے ہی - بیگانے بھی پکار اُٹھے کہ ایسا وعظ ہمنے پہلے کبھی نہیں سنا - بڑی ہی خوبصورتی سے احمدیت کو پیش کیا گیا - گویا ایک حجت ملزمہ قائم کر دی یہ حضور کی توجہ اور دعا کی برکت ہے - مجھے تو ایسا معلوم ہوا ہے کہ واقعی آپ فضل عمر ہیں - اور امید ہے کہ عنقریب مخالفین دیکھ لیں گے کہ یہ نوجوان تھوڑے ہی عرصہ میں اسلامی دنیا کو فتح کر لیں گے وہ تو ایک بچہ کو روتے ہیں یہاں تمام بچے خدا کے فضل کو ساتھ رکھتے ہیں - اخبار الفضل کے مضامین بہت لطیف ہیں اور صداقت پر مبنی - مگر پُر زور الفاظ میں ہونے چاہئیں - مخالف تو انگلی کا پہاڑ کر دکھاتے ہیں مگر ہمارا پہاڑ دکھانے میں انگلی دکھائی جاتی ہے - والسلام عبداللہ خان بہلول پور

دعا کی درخواست

اس نیازمند کا ایک ہی بیٹا ہے اُسے عرصہ سے بخار آتا ہے - للہ فی اللہ تمام جماعت احمدیہ دعائے صحت کرے - تصدق حسین شاہ پور

۲ - حضور والا میں کس طرح یقین دلاؤں کہ میرے دل میں کس قدر عزت اور محبت ہے - اور کس قدر نفرت ہے ان لوگوں سے اور میں کتنا دشمن ہوں ان کا جو حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے - حضور والا میں کیونکر یقین دلاؤں کہ میں ایسی سازشوں سے نفرت رکھتا ہوں جن میں خلافت کی مخالفت ہو - حضور اپنی دعاؤں میں مجھے ضرور یاد فرمایا کریں - میری ذات پر آجکل مصائب کا بہت ہجوم ہے - خدا مجھے ان سے رہائی بخشے ٭ آمین - حضور کا گنہگار غلام آلغام - سیالکوٹ

جدید مبائعین

(۱) ہدایت اللہ صاحب ہیڈ کنسٹبل تھانہ سرائے مغل (۲) چودہری علی محمد صاحب خلف چودہری نبی بخش صاحب نمبردار چک ۱۳ ضلع لائل پور (۳) میاں حبیب اللہ - نور پور (۴) مہر شاہ صاحب معہ عیال موضع شکار ضلع گورداسپور - (۵) کریم بخش صاحب معہ عیال (۶) رحمت علی صاحب (۷) محبوب احمد صاحب شکار ضلع گورداسپور (۸) احمد دین صاحب فائرمین شیڈ راولپنڈی (۹) تاج الدین صاحب خیاط نیروبی افریقہ (۱۰) منصبدار خان فائرمین ملازم کالکا ریلوے (۱۱) مسماۃ رسول بی بی تلونڈی بھاؤ نگر (۱۲) [illegible] (۱۳) [illegible] (۱۴) [illegible]

دعوۃ الی الخیر

تبلیغ اسلام در یورپ

چودھری فتح محمد صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عنایت نامہ پہنچ گیا۔ مَیں حضور کیخدمت میں یہاں کے حالات کے متعلق لکھتا رہونگا مسٹر خالد شیلڈرک کو کسی شخص نے کہا ہے۔ کہ ریویو آف ریلیجنز کی یہاں اشاعت ابھی نہیں ہے اور نہ حضرت صاحب کا نام ذکر کرنا چاہیئے۔ مَینے ایک لیڈی کے متعلق عرض کیا تھا۔ مولوی شیر علی صاحب کیخدمت میں مَینے اس کا پتہ اور نام ارسال کردیا ہے۔ وہ احمدی ہوچکی ہے۔ ریویو کے کاغذ کے متعلق میں فکر میں ہوں۔ اس دفعہ کے نمبر میں کاغذ اور طبع بالکل ٹھیک تھے۔ لیکن کاغذ بہت قیمتی معلوم ہوتا تھا۔ اور بوجھل بھی۔ سردست مجھے ۱۵ عدد ریویو کے پرچے ارسال فرمادیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جن کے نام متواتر پرچہ جاری رہنا چاہیئے ایسے لوگوں کے متعلق مَینے یہی فیصلہ کیا ہے۔ کہ انکے نام قادیان سے ہی پرچہ جاری ہو تو اچھا ہے۔ کیونکہ میرے پاس بہت جلد میرا اپنا کام اسقدر ہوجائیگا کہ اسے پورا کرنا مشکل ہوگا۔ لیکن انگلستان میں جن لوگوں کے نام پرچہ جاری ہے انکے نام مجھے معلوم ہونا چاہیئے تاکہ مَیں ان سے خط و کتابت اور ملاقات کرسکوں مولوی صدر الدین صاحب بمع مرزا سلطان احمد صاحب پہنچ گئے ہیں۔ صاحب ابھی تک ووکنگ میں ہی ہیں۔ اور غالباً انکا واپس آنیکا ارادہ نہیں ہے۔ اللہ تعالٰی کے فضل سے میری آنکھوں کی حالت اچھی ہے۔ اور صحت بھی عام طور پر اچھی ہے۔ امید ہے کہ آیندہ مہینہ سے کام شروع کر دونگا۔ قوسٹن جانیکا بھی خیال ہے۔ لیکن جب تک لنڈن میں کام شروع نہ ہوجائے۔ یہاں سے جانا میرے خیال میں ٹھیک نہیں اسلیئے ابھی وہاں نہیں جاسکتا۔ کبھی خیال ہوتا ہے کہ فوراً چلا جاؤں اور بجائے اپنی تجاویز کے جس طرف اللہ تعالٰی راستہ کھولدے اسکی اتباع کروں۔ حضور میرے لیئے خاص طور پر بڑے زور سے دعا کریں۔ مجھے بہت سی کمزوریاں ہیں۔ اور اپنی صحت سے بھی ہر وقت ڈرتا رہتا ہوں۔ خواجہ صاحب نے مجھے کسی اپنی پرانی خواب کی بنا پر کہا ہے کہ مجھے ناکامی ہوگی۔ مجھے کہا کہ تمھاری ناکامی تمھارے مجھ سے علیحدگی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر مجھ سے علیحدہ نہ ہو۔ تو یہ خواب ٹل جائیگی۔ مجھے انکی خواب سے تو ڈر نہیں لگتا۔ مَیں اپنے آپ سے ڈرتا ہوں۔ اور یہ بھی خوف ہے ان لوگوں کے لیئے موجب ابتلا نہ ہوجاؤں کیونکہ اس سے وہ اپنی غلط رائے میں اور بھی پختہ ہو نگے اس لیئے عرض ہے کہ حضور خاص طور پر دعا فرمادیں مَیں ہر ہفتہ خط لکھتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کہیں ہندوستان میں خط اِدھر اُدھر ہوگیا ہے اللہ تعالٰی کی طرف سے کوئی بہتری ہوگی۔

سیرالوئین اور افریقہ میں افریقہ کے عیسائی بھی یورپ کے لوگوں کے ظلم کی وجہ سے عیسائیت سے سخت بیزار ہیں۔ کامیابی کی بڑی امید ہے۔ بعض سیرالوئین کے باشندوں سے مَیں یہاں ملاقات کرکے وہاں کے حالات سے حضور کو اطلاع دونگا۔ ایک نوجوان آکسفورڈ میں ہے اس کا والد مسلمان تھا اسے بعض مجبوریوں کی وجہ سے عیسائی ہونا پڑا اس سے ملاقات کرکے وہاں کے حالات مذہبی اور سیاسی معلوم کرنیکی کوشش کرونگا۔

یہاں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ لنڈن قائم کی گئی ہے۔ ابھی تک اسکے پانچ ممبر ہیں۔ چودھری ظفر اللہ خاں۔ عبد اللہ خاں۔ عبد العزیز سیالکوٹی فتح محمد۔ (اور وہ نو احمدی لیڈی جس کا ذکر اوپر ہوچکا اسکا نام سردست شائع کرنا خلاف مصلحت ہے) اور ماہوار جلسہ اور چندہ ہوا کریگا۔ اور احمدیت کا یہ ظاہر نشان ہوا کریگا کہ لوگ ماہواری جلسہ میں حصہ لیا کریں۔ اس دفعہ ۴۵ روپیہ چندہ جمع کیا گیا ہے۔ سو روپیہ چودھری ظفر اللہ خاں۔ ۵ روپیہ عبد العزیز۔ اور ۱۵ روپیہ عبد اللہ خاں۔ اور ۱۵ روپیہ ایک غیر احمدی طالب علم نے دیئے تھے یہ طالب علم ڈاکٹر عباد اللہ صاحب کا رشتہ دار غالباً بھانجے ہے۔

کلکتہ میں جو انگریز مسلمان ہوا ہے۔ اس کا خط ریویو میں ضرور درج کروادیں اسکے نام کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں اس سے لوگوں میں تحریک پیدا ہوتی ہے چندہ دینے والے اصحاب کو رسیدیں قادیان کی انجمن ترقی اسلام کے سیکرٹری کے دستخط سے آنی چاہئیں۔ والسلام لنڈن کی تمام جماعت کیلیئے دعا کیلیئے عرض کرتا ہوں۔

فتح محمد

[illegible] تبلیغ

شیخ عبد الرحمن صاحب کا تازہ خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سیدی امیر المومنین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس ہفتہ کوئی ایسا خاص امر نہیں ہوا جو ذکر کے قابل ہو۔

وہ مناظرہ جس کا ذکر مَینے پہلے خط میں کیا تھا جاری ہے اور اب تک ختم نہیں ہوسکا اور مناظر مولوی صاحب مسیح کی حیاۃ ثابت کرنیکے لیئے اپنا پورا زور خرچ کررہے ہیں لیکن کامیاب نہیں ہوسکے اور یہ محض اللہ تعالٰی کا فضل ہے۔

جن دلائل پر وہ اپنے دعوی کی بنیاد کھڑی کرتا ہے وہ مَیں گرادیتا ہوں اور جو حیلہ کرتا ہے انہیں توڑ دیتا ہوں۔

اب وہ ان احادیث کو جمع کررہا ہے جنمیں مسیح کے دوبارہ آنیکا ذکر ہے اور اسی طرح دجال کے متعلق جو احادیث ہیں انکو بھی۔ اسلیئے مباحثہ کچھ دن کے لیئے ملتوی کیا گیا ہے تاکہ وہ سب احادیث جو اس موضوع کے متعلق ہیں جمع کرلے۔ (آپکا خادم شیخ عبد الرحمن)

شیخ صاحب کا دوسرا خط

سیدی و مطاعی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب کا مکرمت نامہ مجھے پہنچا جس شخص سے تین ہفتہ سے متواتر مباحثہ ہورہا تھا جیسا کہ مَیں پہلے اطلاع دے چکا ہوں وہ اس ہفتہ نہیں مل سکا اور تعجب اس بات پر ہے کہ اس نے دوبارہ ملاقات کا پختہ وعدہ بھی کیا تھا نہیں معلوم کہ کیا سبب ہے ہاں میرا خیال ہے کہ یا تو اس نے اس لیئے اعراض کیا ہے کہ اب وہ مناظرہ سے عاجز آگیا ہے کیونکہ مَینے آخری دفعہ کی ملاقات میں دیکھا تھا کہ جب اس نے مجھ سے وہ آیات قرآنیہ سُنیں جو اسلام میں نبوت کے امکان پر شاہد ہیں تو وہ سخت حیرت میں پڑ گیا تھا اور اس نے یہ اقرار کیا تھا کہ بیشک اسلام میں نبوت ممکن ہے لیکن ساتھ ہی یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اسے موقعہ دیا جائے کہ وہ ان آیات کے شان نزول پر کچھ غور کرلے یا یہ بات ہے کہ وہ دیگر علماء ازہر کی طرح رخصتوں کے ایام میں اپنے وطن چلا گیا یا تاخیر کا کوئی اور ہی باعث ہوگا جسے ہم سمجھ نہیں سکتے۔

مجھے اللہ تعالٰی سے امید ہے کہ وہ تبلیغ کے لیئے کوئی اور راہ کھولدیگا اور امید ہے کہ رسالہ کے تقسیم کرنے میں راستہ اور بھی کھل جائے گا مَیں انشاء اللہ خود ہی اس ٹریکٹ کو تقسیم بھی کرونگا۔

جناب نے لکھا ہے کہ عربی کا ٹریکٹ ابھی ابو بکر صاحب کے نام نہ روانہ کروں کیونکہ وہ قادیان آگئے ہیں۔ لیکن مَیں تو کئی ماہ سے انکے نام رسالہ روانہ کرچکا ہوں مَینے یہ ٹریکٹ شاہ ولی اللہ صاحب اور ابو بکر صاحب دونوں کے نام پچاس پچاس کی تعداد میں روانہ کردیا ہے اور شاہ صاحب کا خط بھی آگیا ہے کہ وہ رسالہ انکے نام پہنچ گیا ہے پھر نہ معلوم کہ ابو بکر صاحب کے نام ابھی تک کیوں نہیں پہنچا حالانکہ ڈاک کا انتظام یہاں نہایت اعلٰی درجہ کا ہے۔

محتاج دعا

شیخ عبد الرحمن

جنازہ غائب

(۱) میاں جیون ساکن اڈہ تحصیل کھاریاں حال وارد چک ۴۰۹ فوت ہوگئے۔

(۲) ڈاکٹر ولیل الدین احمد قوم برہمن نام راما نند ولد جوالا رام برہمن ساکن ملک گڑھوال۔ حال بنی پورکنگ لاتوبی۔ کہ تمام جماعتیں جنازہ پڑھ دیں۔ مرحوم نے وصیت بھی کی۔